عتیق احمد جیلانی

ناصؔر کاظمی کی غزلوں کا اشاعتی و تدوینی گوشوارہ

(''دیوان'' کی روشنی میں)

ناصؔر کاظمی (۱۹۲۳ء۔۱۹۷۲ء) کے کلام کی کلیات اور اس سے پہلے چھے مجموعے زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔اشاعت کی زمانی ترتیب کچھ یوں ہے۔

بَرگِ نَے: ۱۹۵۲ء۔دیوان:۱۹۷۲ء۔پہلی بارش:۱۹۷۵ء۔نشاطِ خواب:۱۹۷۷ء۔

سُر کی چھایا: ۱۹۸۱ء۔خشک چشمے کے کنارے،۱۹۹۰ء۔کلیاتِ ناصر:۱۹۹۲ء۔

''کلیات'' کے آخر میں ''غیر مطبوعہ'' کلام کے عنوان سے ۱۲ غیر مدوّن غزلیں اور ۳۳ متفرق اشعار دیے گئے ہیں۔اس سے پہلے عبدالحمید، مالک کاروانِ ادب، لاہور، اپنے ایک مضمون (مشمولہ ''ہجر کی رات کا ستارہ''، مرتبہ: احمد مشتاق) میں ناصؔر کی ایک غیر مطبوعہ غزل اور چند متفرق اشعار کی نشان دہی کر چکے ہیں۔ڈاکٹر سید حسن عباس رضوی نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں بھی انھی کے حوالے سے مذکورہ اشعار نقل کیے ہیں۔مگر رسائل میں موجود غیر مدوّن کلام کا تذکرہ شاید ان کے دائرۂ کار سے باہر تھا یا کوئی مصلحت مانع تھی۔ناصؔر کاظمی اور ان کی شاعری سے دل چسپی کے سبب میں نے گذشتہ بیس پچیس سال کے دوران اُردو رسائل سے ان کا بہت سا غیر مدون کلام جمع کیا ہے۔اردو رسائل میں بکھرا ہوا یہ کلام ناصؔر کے تمام مجموعوں کا احاطہ کرتا ہے۔مکمل جائزہ ان شاءاللہ جلد کتابی صورت میں سامنے لایا جائے گا۔فی الوقت کچھ غزلوں کے تجزیے پر مشتمل یہ مضمون بطورِ تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

اس مضمون کے پہلے حصّے میں ۱۹۵۲ء کے بعد کی سات غیر مدوّن غزلیں دی گئی ہیں جنھیں ترتیبِ زمانی کے لحاظ سے ''دیوان'' میں ہونا چاہیے تھا۔

دوسرے حصّے میں پچاس غزلوں کا اشاعتی و تدوینی گوشوارہ درج کیا گیا ہے۔اس جائزے میں ناصؔر کا بہت سا غیر مدوّن کلام سامنے لانے کے ساتھ ساتھ متنی تغیرات کی نشان دہی بھی کی گئی ہے، جس سے شاعر کے فکری اور فنّی ارتقاء کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔اس جائزے کا ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہے کہ ''دیوان'' میں جن غزلوں کا سنہ اشاعت درج نہیں، متعلقہ رسالے کے سنہ اشاعت سے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

غیر مدوّن کلام

ذیل میں ناصر کاظمی کی چند غزلیں پیش کی جا رہی ہیں جو مختلف رسائل میں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ تمام غزلیں ''برگِ نے'' کی اشاعت (۱۹۵۲ء) کے بعد کی ہیں مگر انھیں ''دیوان'' کی تدوین کے دوران نظر انداز کر دیا گیا اور پھر ''کلیاتِ ناصر کاظمی'' (۱۹۹۲ء) کے آخر میں دیے گئے اضافی کلام میں بھی جگہ نہ پا سکیں۔

۱۔ کلام مشمولہ ''ادبِ لطیف''، لاہور، سال نامہ ۱۹۵۳ء۔

دم گھٹنے لگا ہے وضعِ غم سے
پھر زور سے قہقہہ لگاؤ
ہستی کی بساط اُلٹ نہ جائے
اُمّید کی چال میں نہ آؤ
میں درد کے دن گزار لوں گا
تم جشنِ شبِ طرب مناؤ
کچھ سہل نہیں ہمارا ملنا
تابِ غمِ ہجر ہے تو آؤ

۲۔ غزل مشمولہ ''ادبِ لطیف''، لاہور، سال نامہ مارچ ۱۹۵۵ء۔

بلا سے گر نہیں گلشن ہمارا
ہمارے ساتھ ہے شیون ہمارا
ابھی کچھ رنگِ پیچاں ہیں رگوں میں
ابھی خالی نہیں دامن ہمارا
حیا آتی ہے جس کو آنکھ اٹھاتے
اسی کے دل میں ہے مسکن ہمارا
شکایت کیا کریں ہم دوستوں کی
ہمارا دوست ہے دشمن ہمارا
نگارانِ چمن کا مُنھ نہ دیکھے
صبا سن لے اگر شیون ہمارا

۳۔ غزل مشمولہ ''ماہِ نو'' کراچی، نومبر ۱۹۵۵ء۔

دشت سے چل کے تا نگر پہنچا
اب کے سیلاب اپنے گھر پہنچا
راستے گنگ منزلیں سنسان
کیا خبر قافلہ کدھر پہنچا
دُور ہُوں کارواں سے غربت میں
اے صبا تُو ہی اب خبر پہنچا
زندگی کے عتاب بھول گئے
دُکھ عزیزوں سے اس قدر پہنچا
دردِ جاں لادوا نہ تھا لیکن
چارہ گر دیر سے اِدھر پہنچا
دیکھ نیرنگِ گردشِ تقدیر
کِس نے بویا کسے ثمر پہنچا
رات کِس دل جلے نے آہ بھری
غُلغُلہ آسمان پر پہنچا!
اب تو جاگو حویلیوں والو!
اب تو سیلاب تا کمر پہنچا
دھوپ ٹھنڈی ہوئی نہ تھی ناصر
کہ ڈُبونے کو ابرِ تر پہنچا

۴۔ غزل مشمولہ ''ماہِ نو''، کراچی مئی ۱۹۵۶ء۔

کلیوں نے پھر کھولے دُوار
کنج کنج پڑے رس کی پھوار
جنگل جاگے ہوا چلی
چونک پڑی ہرنوں کی ڈار

پتوں کی اندھیاری میں
سو گئی چڑیوں کی چہکار
پنکھ لگا کر پریوں کے
اُڑ گئی پھولوں کی مہکار
آدھی رات جگاتی ہے
بیتے لمحوں کی گنجار
ساجن کا سندیس آیا
گوری چُھپ کے کرے سنگار
رس کی بوندیں شور کریں
چھم چھم ناچے سندر نار

---

(۵) غزل مشمولہ "جائزہ" کراچی، سال نامہ ۱۹۶۰ء۔

طے رہِ عشق کو بے خوف و خطر ہم نے کیا
پہلے اس دشت میں آغازِ سفر ہم نے کیا
جی جلانے میں بھی اک طُرفہ ہنر ہم نے کیا
ایک آواز سے پتھر کو شرر ہم نے کیا
یوں تو پھرتی ہے ترے شہر میں اک خلقِ خدا
آشنایانہ ترے دل سے گزر ہم نے کیا
اس قدر درپئے آزار نہ ہو اے گُل چیں
باغ جل جائے گا سب، نالہ اگر ہم نے کیا
رہ نماؤں نے کڑے دام بچھائے ہر سُو
اک نئی راہ کا جب عزمِ سفر ہم نے کیا
یوں لرزتا نظر آیا دلِ امکاں ناصر
آج کچھ اپنے ارادوں سے حذر ہم نے کیا

۶۔ غزل مشمولہ ''فنون'' لاہور، فروری، مارچ ۱۹۶۶ء۔

نوید فتح لیے سالِ نیک فال آیا
ہزار سال فدا جس پہ ہوں وہ سال آیا
اُگل دیے ہیں زمیں نے دفینے برسوں کے
یہ آج گردشِ دوراں کو کیا خیال آیا
نئے گلاب کی لو سے دمک اٹھی ہے فضا
نئی امنگ لیے موسمِ وصال آیا
ترس گئی تھی نظر جس کو ایک مدّت سے
دیارِ دل میں وہی ماہِ لازوال آیا
دلِ حزیں اُسے دیکھا ہے آج عمر کے بعد
تجھے قسم ہے جو لب پر کوئی سوال آیا
کدھر سے آیا، کدھر کو گیا، کسے پوچھوں
کچھ اس ادا سے نظر میں وہ خوش خصال آیا
تماشا گاہِ طلوع و غروب میں ناصرؔ
اسے غرور نہ آیا جسے کمال آیا

۷۔ غزل مشمولہ ''اوراق''، شمارہ نمبر ۴، شمارۂ خاص، لاہور، ۱۹۶۶ء۔

درجِ ذیل غزل کا مطلع اور شعر نمبر ۶، ''کلیات'' کے آخر میں موجود ہے مگر باقی سات اشعار غیر مدوّن ہیں۔

حُسن اور حسن کا احساس بھی کیا ہوتا ہے
جب بھی دیکھو اسے وہ شخص نیا ہوتا ہے
ابتدا میں تو بہت خوب گزرتی ہے مگر
اے محبت ترا انجام بُرا ہوتا ہے
بار بار اُس سے مرا ذکر نہ کرنا یارو!
ایسی باتوں سے تو وہ اور خفا ہوتا ہے

تہِ خاکسترِ گُل رقصِ شرر تو ہے مگر
حاصلِ رقصِ شرر دیکھیے کیا ہوتا ہے
سر بہ کف ہم بھی ہیں وہ تیغ بھی ہے تشنہء خوں
دیکھیں اب کون یہاں عہدہ برآ ہوتا ہے
چھیڑ جاتی ہے صبا روز ہمارے دل کو
روز اس شہر میں اک حشر بپا ہوتا ہے
تنگ ہیں ہم تری تقریر سے اے واعظِ شہر!
وہی سنتے ہیں جو پہلے بھی سنا ہوتا ہے
ہم تو یوں خوش ہیں کہ جب بھی شبِ غم آتی ہے
اپنا دامن بھی ستاروں سے بھرا ہوتا ہے
ہم سُبو گھر سے نکلتے ہی نہیں اب ناصر
مے کدہ رات گئے تک تو کُھلا ہوتا ہے

غزلیات کا اشاعتی وتدوینی گوشوارہ

(ا) غزل: آرائشِ خیال بھی ہو دل کُشا بھی ہو

تعدادِ اشعار: ۱۱

ا۔ جریدہ: ''سویرا'' لاہور، شمارہ نمبر ۱۹۔۲۰۔۲۱۔

تعدادِ اشعار: ۱۳

''سویرا'' میں اضافی اشعار: ۲

کیوں چیختی ہیں تپتی دوپہروں میں قُمریاں
وہ جانتا ہے جس کا کبھی دل دُکھا بھی ہو
پھرتے ہیں کیسے کیسے خیالات ذہن میں
لکھوں، اگر زبانِ قلم آشنا بھی ہو

تغیرِالفاظ:

دیوان : آرائشِ خیال بھی ہو، دل کُشا بھی ہو
سویرا : آرائشِ خیال بھی ہو، جاں فزا بھی ہو
دیوان : ٹوٹے کبھی تو خوابِ شب و روز کا طلسم
سویرا : ٹوٹے کبھی تو حسنِ شب و روز کا طلسم
دیوان : رہزن کا خوف بھی نہ رہے در کھلا بھی ہو
سویرا : رہزن کا خوف بھی نہ ہو در کُھلا بھی ہو

(سہوِ کتابت)

۲۔جریدہ : ''فنون''لاہور،جدید غزل نمبر،جلد دوم،جنوری ۱۹۶۹ء۔
تعداد اشعار: ۱۲
فنون میں اضافی شعر:

پھرتے ہیں کیسے کیسے۔۔۔۔۔[مذکورہ بالا]

تغیرِالفاظ :

دیوان : ٹوٹے کبھی تو خوابِ، شب و روز کا طلسم
فنون : ٹوٹے کبھی تو حُسنِ شب و روز کا طلسم

---

(۲) غزل : نیتِ شوق بھر نہ جائے کہیں
تعداد اشعار : ۶
''جریدہ'' : ''ہم قلم'' کراچی،نومبر ۱۹۶۱ء۔
تعداد اشعار : ۷
''ہم قلم'' میں اضافی شعر: ایک

دل سے ہر وقت کوئی کہتا ہے
غم کا احساس مر نہ جائے کہیں

تغیرِالفاظ:

دیوان: تو بھی دل سے اتر نہ جائے کہیں
ہم قلم: تو بھی جی سے اتر نہ جائے کہیں

دیوان: آج دیکھا ہے تجھ کو دیر کے بعد
''ہم قلم'': آج دیکھا ہے تجھ کو برسوں بعد

---

(۳) غزل : ممکن نہیں متاعِ سخن مجھ سے چھین لے

تعدادِاشعار: ۵

جریدہ : ''نقوش''،لاہور،شمارہ ۵۵۔۵۶،مارچ ۱۹۵۶ء۔

تعداداشعار : ۷

نقوش میں اضافی اشعار: ۲

یارب غرورِ دردِ غریبی کا واسطہ
میں بے وطن ہوں یادِ وطن مجھے سے چھین لے
یا برگ و ساز دے مرے شایانِ آرزو
یا میری زندگی کا چلن مجھ سے چھین لے

تغیرالفاظ:

دیوان: یہ بے فضا علاقہء تن مجھ سے چھین لے
نقوش: بے کار ہے علاقہء تن مجھ سے چھین لے

---

(۴)غزل: مسلسل بے کلی دل کو رہی ہے!

تعدادِاشعار: ۵

جریدہ : ''نیادور'' کراچی،شمارہ ۳۔۴

تعداداشعار: ۵

تغیرالفاظ :

دیوان: چلے دل سے امیدوں کے مُسافر
نیادور: چلے دل سے امیدوں کے براتی

[''براتی'' کے مقابلے میں لفظ ''مسافر'' کیسا معنی خیز اور پُر اثر ہے]

---

(۵) غزل : سناتا ہے کوئی بُھولی کہانی

تعداد : ۱۲

ا۔ جریدہ : ''سویرا'' لاہور، شمارہ ۱۵،۱۶۔

تعدادِ اشعار : ۱۲

سویرا میں اضافی شعر : ایک

سرائے دہر سے غافل نہ گزرو
یہاں بھٹکے ہیں کتنے کاروانی

دیوان میں اضافی شعر : ایک

تصور نے اسے دیکھا ہے اکثر
خرد کہتی ہے جس کو لامکانی

تغیر الفاظ:

دیوان: مہکتے میٹھے دریاؤں کا پانی
سویرا: ہمکتے میٹھے دریاؤں کا پانی
دیوان: جسے روئے گی صدیوں شادمانی
سویرا: جسے روئے گی برسوں شادمانی

۲۔ جریدہ : ''فنون''، شمارہ: جدید غزل نمبر، جلد دوم، جنوری ۱۹۶۹ء۔

تعدادِ اشعار : ۱۲

تغیر الفاظ :

دیوان: تصور نے اسے دیکھا ہے اکثر
فنون: تحیّر نے اسے دیکھا ہے اکثر

---

(۶) غزل : رہ نوردِ بیابانِ غم صبر کر صبر کر

تعدادِ اشعار: ۱۲

ا۔ جریدہ : ''نیا دور'' کراچی، شمارہ ۱۱، ۱۲۔ ۵۸ء، ۱۹۵۷ء۔

تعدادِ اشعار: ۱۳

نیادور میں اضافی شعر: ایک

بستیوں میں اندھیرا سہی، غم کا ڈیرا سہی
پھر نئی صبح لے گی جنم صبر کر صبر کر

۲۔ جریدہ : فنون،شمارہ: جدید غزل نمبر،۱۹۶۹ء۔
تعدادِ اشعار: ۱۳
فنون میں اضافی شعر: ایک
بستیوں میں ــــــــــــــ
(مذکورہ بالا)

---

(۷) غزل: دکھ کی لہر نے چھیڑا ہوگا
تعدادِ اشعار: ۱۶
جریدہ : ''فنون'' لاہور، اپریل ۱۹۶۳ء۔
تعدادِ اشعار: ۲۴
فنون میں اضافی اشعار: ۸

زرد کھجوروں کے جنگل میں
نور کا دریا بہتا ہوگا
لمبی بَل کھاتی گلیوں میں
اک سایہ سا پھرتا ہوگا
بال جھٹکتے آنکھیں ملتے
گھر کا دریچہ کھولا ہوگا
دروازے پر دستک سُن کر
تُو کس ناز سے پہنچا ہوگا
میں نہ سہی کوئی مجھ سا پاگل
تجھ کو بلانے آیا ہوگا

دھیان میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں
تُو اب گھر سے نکلا ہوگا
بستی کے ملنے والوں سے
کیا کیا باتیں کرتا ہوگا
میں نے جنھیں کبھی مُنھ نہ لگایا
تُو اب اُن سے ملتا ہوگا

تغیرالفاظ:

دیوان: شہر کے خالی اسٹیشن پر
فنون: شہر کے سُونے اسٹیشن پر
دیوان: پھول سا مکھڑا دھویا ہوگا
فنون: پھول سا چہرہ دھویا ہوگا

---

(۸)غزل: گل نہیں، مے نہیں، پیالہ نہیں

تعدادِاشعار: ۱۰

جریدہ: ''سویرا''لاہور،شمارہ۱۵،۱۶۔

تعداداشعار: ۱۳

سویرامیں اضافی اشعار:۳

ہر مقامِ نظر یہ کہتا ہے
میں تری آرزو کا رمنا نہیں
خود بخود بج رہے ہیں دروازے
گھر سے بڑھ کر کوئی خرابہ نہیں
آپ اپنی دلیل ہے ہر شے
زندگی منطق و قیافہ نہیں

تغیرِ الفاظ:

دیوان: ہوش کی تلخیاں مٹیں کیسے

سویرا: ہوش کی تلخیاں مٹائے کون

---

(۹) غزل: ان سہمے ہوئے شہروں کی فضا کچھ کہتی ہے

تعدادِ اشعار: ۹

ا۔جریدہ: ''لیل ونہار'' لاہور، ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء

تعدادِ اشعار: ۹

۲۔جریدہ: ''فنون'' لاہور، شمارہ: جدید غزل نمبر، جلد دوم، جنوری ۱۹۶۹ء۔

تعدادِ اشعار: ۸

دیوان میں اضافی شعر: ایک

جب صبح کو چڑیاں باری باری بولتی ہیں
کوئی نامانوس اداس نوا کچھ کہتی ہے

تغیرِ الفاظ :

دیوان: اور دُور کہیں کوئل کی صدا کچھ کہتی ہے

فنون: اور دُور کہیں کوئل کی ندا کچھ کہتی ہے

---

(۱۰) غزل: گلی گلی مری یاد بچھی ہے پیارے رستہ دیکھ کے چل

تعدادِ اشعار: ۵

جریدہ: ''فنون'' لاہور، اکتوبر ۱۹۶۳ء

فنون میں اضافی شعر: ایک

ایک یہ وقت کہ تُو نے مجھ کو دیکھتے ہی مُنھ پھیر لیا
ایک وہ دن جب تُو نے میرے پاؤں میں رکھا تھا آنچل

تغیرِالفاظ:

دیوان: میں وہی تیرا ہم راہی ہوں ساتھ مرے چلنا ہوتو چل

فنون: میں وہی تیرا ہم راہی ہوں ساتھ مرے چلنا ہو چل

---

(۱۱) غزل: جب ذرا تیز ہوا ہوتی ہے

تعدادِاشعار: ۱۳

جریدہ: ''سویرا''لاہور،شمارہ نمبر۱۳،۱۴۔

تعدادِاشعار: ۱۴

سویرا میں اضافی اشعار:۳

چونک پڑتی ہے فضا بھی جس سے
وہ خموشی کی ندا ہوتی ہے
مشعلِ شوق اگر ساتھ رہے
راہ خود راہ نُما ہوتی ہے
آگ برساتا ہے صحرائے خیال
گرم جب ریگِ انا ہوتی ہے

دیوان میں اضافی اشعار: ۲

دل کا یہ حال ہُوا تیرے بعد
جیسے ویران سرا ہوتی ہے
مُنھ اندھیرے کبھی اٹھ کر دیکھو
کیا تر و تازہ ہُوا ہوتی ہے

---

(۱۲) غزل : شہر سُنسان ہے کدھر جائیں

تعدادِاشعار : ۵

جریدہ : ''نقوش''لاہور،شمارہ ۳۳۔۳۴،اگست ستمبر ۱۹۵۳ء۔

تعدادِاشعار : ۶

نقوش میں اضافی اشعار: ۲

قافلے دور بستیاں اوجھل
بول اے بے کسی کدھر جائیں
یوں پریشاں ہوئیں تری یادیں
جیسے اوراقِ گل بکھر جائیں

دیوان میں اضافی شعر : ایک

یوں ترے دھیان سے لرزتا ہوں
جیسے پتے ہوا سے ڈر جائیں

تغیر الفاظ:

دیوان: چھب دکھاتے ہی جو گزر جائیں
نقوش: پل جھپکتے ہی جو گزر جائیں

---

(۱۳)غزل : دل میں اک لہر سی اٹھی ہے ابھی

تعدادِ اشعار: ۹

ا۔ جریدہ: ''آہنگ'' کراچی، ۷ مئی ۱۹۶۵ء

تعدادِ اشعار: ۱۱

آہنگ میں اضافی اشعار: ۲

کچھ تو نازک مزاج ہیں ہم بھی
اور کچھ چوٹ بھی نئی ہے ابھی
جی جلانے دے ہم نفس کہ مجھے
فرصتِ نالہء شبی ہے ابھی

۲۔ جریدہ: ''فنون'' لاہور، ''جدید غزل نمبر''، جنوری ۱۹۶۹ء

[محولہ بالا ''آہنگ'' مئی ۶۵ء کے مطابق]

(۱۴)غزل: دفعتہً دل میں کسی یاد نے لی انگڑائی

تعدادِ اشعار: ۷

ا۔جریدہ : ''صحیفہ''لاہور،شمارہ:۱۶،جولائی ۱۹۶۱ء۔

تعدادِ اشعار: ۷

صحیفہ میں اضافی شعر: ایک

یہ تو سچ ہے کہ تمھیں مجھ سے کوئی کام نہیں
یہ بھی سچ ہے کہ مقدّر ہے مرا تنہائی

دیوان میں اضافی شعر : ایک

یوں تو ملنے کو وہ ہر روز ہی ملتا ہے مگر
دیکھ کر آج اسے آنکھ بہت للچائی

تغیرالفاظ:

دیوان: وہ تو کہیے کہ اچانک ہی تری یاد آئی
صحیفہ : وہ تو کہیے کہ تری یاد اچانک آئی

۲۔ جریدہ:فنون،شمارہ:جدید غزل نمبر،جنوری ۱۹۶۹ء۔

تعدادِ اشعار: ۶

فنون میں اضافی شعر: ایک

بس یونہی دل کو توقع سی ہے تجھ سے ورنہ
جانتا ہوں کہ مقدر ہے مرا تنہائی

دیوان میں اضافی شعر: ایک

رات بھر جاگتے رہتے ہو بھلا کیوں ناصؔر
تم نے یہ دولتِ بیدار کہاں سے پائی

---

(۱۵)غزل: سرِ مقتل بھی صدا دی ہم نے

تعدادِ اشعار: ۸

جریدہ : ''نقوش''لاہور،شمارہ۲۹۔۳۰،فروری مارچ ۱۹۵۳ء۔

تعدادِاشعار : ۹

نقوش میں اضافی شعر : ایک

شہر کے دکھ بھرے اندھیاروں میں
عشق کی شمع جلا دی ہم نے

تغیرالفاظ:

دیوان: آتشِ غم کے شرارے چُن کر
نقوش: دلِ پُرخوں کے شرارے چُن کر

---

(۱۶)غزل: تو اسیرِ بزم ہے ہم سخن تجھے ذوقِ نالہء نے نہیں

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ: ''نیادور'' کراچی،شمارہ:۱۳،۱۴۔

تعدادِاشعار: ۷

تغیرالفاظ:

دیوان: جسے سُن کے روح مہک اٹھے جسے پی کے درد چہک اٹھے
نیادور: جسے سُن کے روح مہک اٹھے جسے پی کے درد چمک اٹھے
دیوان: ترے ساز میں وہ صدا نہیں،ترے مے کدے میں وہ مے نہیں
نیادور: کسی ساز میں وہ صدا نہیں،کسی مے کدے میں وہ مے نہیں
دیوان: کہاں اب وہ موسمِ رنگ و بو کہ رگوں میں بول اٹھے لہو
نیادور: کہاں اب وہ موسمِ آرزو کہ رگوں میں بول اٹھے لہو

---

(۱۷)غزل: آج تو بے سبب اداس ہے جی

تعدادِاشعار : ۹

جریدہ : ''سویرا'' لاہور،(۳۱)

تعدادِاشعار : ۱۱

سویرا میں اضافی اشعار : ۲

بھری دُنیا میں کس سے بات کروں
اپنا تو ہم سخن ہے ایک وہی
میں بھی اب میں نہیں محبت میں
اب تو وہ بھی ہے جیسے اور کوئی

تغیرِالفاظ:

دیوان: وہیں پھرتا ہوں میں بھی خاک بہ سر
سویرا: وہاں پھرتا ہوں میں بھی خاک بہ سر
دیوان: ہم نشیں کیا کہوں کہ وہ کیا ہے
سویرا: ہم نشیں کیا کہوں وہ کیسا ہے
دیوان: ایک دم اس کا ہاتھ چھوڑ دیا
جانے کیا بات درمیاں آئی
سویرا: ایک دم اس کا ہاتھ چھوڑ دیا
وہ مرے ساتھ چل رہا تھا ابھی

---

(۱۸)غزل: پھر نئی فصل کے عنواں چمکے
تعدادِاشعار: ۵
جریدہ : ''ماہِ نو'' کراچی، دسمبر ۱۹۵۳ء۔
تعدادِاشعار: ۱۳
ماہِ نو میں اضافی اشعار: ۸

آج پھر شہرِ خزاں کی جانب
کاروانِ گل و ریحاں چمکے
وہ ترشح ہے کہ ہر گوشے میں
زندگی کے سروساماں چمکے
اے ہوا چل کہ نئی رت آئی
جاگ اے دل کہ شبستاں چمکے

اب نہ چھینیں گی اندھیری راتیں
چاند نکلا چمنستاں چمکے
اب نہ روئیں گے ترے ہجر نصیب
وہ ستارے سرِ مژگاں چمکے
دل میں جلتی تو ہے اک شمعِ طرب
دیکھیں کب تک تہِ داماں چمکے
کیا کوئی آبلہ پا آتا ہے؟
آج کیوں خارِ بیاباں چمکے
کس کی فریاد افق تاب ہوئی
آج کیوں روزنِ زنداں چمکے

---

(۱۹)غزل: بیتے لمحوں کی جھانجن

تعدادِ اشعار: ۷

جریدہ : ''سیپ''کراچی،شمارہ:۲

تعدادِ اشعار: ۸

سیپ میں اضافی شعر: ایک

رُوٹھے سانول من موہن
تجھ بِن دل ہے نرجن بَن

تغیرِ الفاظ :

دیوان: ساری رات جگاتی ہے
بیتے لمحوں کی جھانجن

سیپ: سونے نہیں دیتی مجھ کو
تیری یادوں کی جھانجن

دیوان: لال کھجوروں نے پہنے

سیپ: سبز درختوں نے پہنے

---

(۲۰) غزل: چراغ بَن کے وہی جھلملائے شامِ فراق

تعدادِ اشعار: ۷

ا۔ جریدہ : ''نیا دور'' کراچی، شمارہ ۵۳، ۵۴۔

تعدادِ اشعار: ۷

تغیرالفاظ :

دیوان: کدھر چلے گئے وہ ہم نوائے شامِ فراق

نیادور: کہاں چلے گئے وہ ہم نوائے شامِ فراق

دیوان: بچھی ہے آگ سی کیا زیرِ پائے شامِ فراق

نیادور: بجھی ہے آگ سی کیا زیرِ پائے شامِ فراق

دیوان: بجھی بجھی سی ہے کیوں چاندکی ضیاء ناصرؔ

نیادور: اُڑی اُڑی سی ہے کیوں چاند کی ضیاء ناصرؔ

۲۔ جریدہ: ''فنون''، لاہور، فروری ۷۰ء۔

تعدادِ اشعار: ۷

تغیرالفاظ :

(محولہ بالا تغیرات نمبر ا اور نمبر ۳ کے مطابق)

---

(۲۱) غزل: یوں ترے حُسن کی تصویر غزل میں آئے

تعدادِ اشعار: ٦

ا۔ جریدہ : ''فنون''، لاہور، جولائی اگست ۱۹٦٦ء۔

تعدادِ اشعار: ۱۲

فنون میں زائد اشعار: ٦

نہیں آتی ہے تو راتوں ہمیں آتی نہیں نیند
اور اگر آنے پہ آ جائے تو پَل میں آئے

میرے حصّے کا بھی اک دور چلے آخرِ شب
اے فلک! کچھ تو مکافاتِ عمل میں آئے

کارِ دنیا میں تو ہم فرصتِ غم سے بھی گئے
چین سے ہیں جوتری زلف کے بل میں آئے
جن کی شیرینی گفتار پہ تھا زُعم ہمیں
آج وہ بھی لیے شمشیر بغل میں آئے
اٹھ کے اک بارالٹ دوں غمِ دنیا کی بساط
اتنی طاقت تو مرے بازوئے شَل میں آئے
نام چلتا ہے زمانے میں انھی کا ناصرؔ !
کام جو عُقدۂ حالات کے حل میں آئے

۲۔ جریدہ: ''اوراق''، لاہور، شمارہ:۳، ۱۹۶۶ء۔

تعدادِ اشعار: ۱۰

اوراق میں اضافی اشعار: ۵

(درجِ ذیل شعر، اوراق میں نہیں ہے جب کہ ''فنون'' میں شائع شدہ محولہ بالا پانچ شعر موجود ہیں۔)

جن کی شیرینی گفتار پہ تھا زعم ہمیں
آج وہ بھی لیے شمشیر بغل میں آئے

دیوان میں اضافی شعر: ایک

زندگی جن کے تصور سے جلا پاتی تھی
ہائے کیا لوگ تھے جو دامِ اجل میں آئے

تغیرالفاظ:

دیوان: ہرقدم دست وگریباں ہے یہاں خیر سے شر
اوراق: ہرنفس دست وگریباں ہے یہاں خیر سے شر

---

(۲۲)غزل: کسی کا درد ہو دل بے قرار اپنا ہے

تعدادِ اشعار: ۹

جریدہ: ''سویرا''لاہور، شمارہ:۲۷۔

تعدادِ اشعار: ۹

تغیر الفاظ :

دیوان: کسی کا درد ہو دل بے قرار اپنا ہے
سویرا: کسی کا دل دُکھے دل بے قرار اپنا ہے
دیوان: اسی لیے یہاں کچھ لوگ ہم سے جلتے ہیں
سویرا: اسی سبب سے تو جلتے ہیں بوالہوس ہم سے

---

(۲۳)غزل: تری نگاہ کے جادو بکھرتے جاتے ہیں
تعدادِاشعار: ۵
جریدہ: نئی قدریں، حیدرآباد سندھ، شمارہ:۲،۲،۱۹۷۲ء۔
تعدادِاشعار: ۴شعر، بہ خطِ ناصر
دیوان میں اضافی شعر: ایک

میں خواہشوں کے گھروندے بنائے جاتا ہوں
وہ محنتیں مری برباد کرتے جاتے ہیں

تغیر الفاظ:

دیوان: کہ ہم سفر تو مرے پار اترتے جاتے ہیں
نئی قدریں: کہ ہم سفر تو سبھی پار اترتے جاتے ہیں

---

(۲۴) غزل: کب تلک مدعا کہے کوئی
تعدادِاشعار: ۹
جریدہ : ''نیادور''، شمارہ:۱۳۔۱۴۔
''جائزہ''، اگست ۱۹۵۹ء (بہ شکریہ ''نیادور'')
''نقش''، ۱۔۱۹۵۹ء (بہ شکریہ ''نیادور)
تعدادِاشعار: ۹
نیادور میں اضافی شعر: ایک

اجنبی شہر لوگ نامانوس
کیا سنے کوئی کیا کہے کوئی

دیوان میں اضافی شعر: ایک

غیرتِ عشق کو قبول نہیں
کہ تجھے بے وفا کہے کوئی

تغیرالفاظ :

دیوان: کس کو درد آشنا کہے کوئی
نیادور: کس کو غم آشنا کہے کوئی

---

(۲۵)غزل: تو ہے یا تیرا سایہ ہے

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ: ''لیل ونہار''،لاہور،۱۸فروری۱۹۶۲ء۔

تعدادِاشعار: ۱۲

لیل ونہار،لاہور میں اضافی اشعار:۵

اِس نگری میں کس کو پکاروں
جنگل کا سا سناٹا ہے
اتنے بڑے پھیلے شہروں میں
اپنا تو دَم گھٹنے لگا ہے
بڑھتی جاتی ہے آبادی
انسانوں کا کال پڑا ہے
دیر سے چمک رہی ہے بجلی
دُور کہیں بادل برسا ہے
کھڑکی کھول کے دیکھ تو باہر
دیر سے کوئی شخص کھڑا ہے

[آخری شعر''دیوان'' کی ایک اورغزل''میں ہوں رات کا ایک بجا ہے'' میں موجود ہے۔]

تغیرالفاظ :

دیوان: رستے میں دریا پڑتا ہے

لیل ونہار: رستے میں دریا بہتا ہے

----

(۲۶) غزل: دل کے لیے درد بھی روز نیا چاہیے

تعدادِ اشعار: ۹

جریدہ: ''سویرا''، لاہور، شمارہ نمبر ۱۹، ۲۰، ۲۱۔

تعدادِ اشعار: ۱۱

سویرا میں اضافی اشعار: ۲

تنگ ہیں ارض و سما اہلِ وفا پر تو کیا
دل تو ہے غم آشنا دل میں رَہا چاہیے
ست ہے دل کی صدا ماند ہے ساری فضا
شاعرو ! صورت گرو! کچھ تو کیا چاہیے

تغیرالفاظ:

دیوان: بیٹھے ہو کیوں ہار کے سائے میں دیوار کے
شاعرو، صورت گرو! کچھ تو کیا چاہیے

سویرا: بیٹھے ہو کیوں ہار کے، سائے میں دیوار کے
چلنے کو ہیں قافلے، اب تو چلا چاہیے

----

(۲۷) غزل: زمیں چل رہی ہے کہ صبحِ زوالِ زماں ہے

تعدادِ اشعار: ۸

جریدہ: ''سویرا'' لاہور، شمارہ ۱۷، ۱۸۔

تعدادِ اشعار: ۱۰

سویرا میں اضافی اشعار: ۲

وہ دن ہے کہ افلاک میں کال ہے روشنی کا
قمر اس گھڑی شمس اور ارض کے درمیاں ہے
کہاں تک چلوں دھیان کے اجنبی راستوں میں
ہر اک موڑ پر اک نیا فاصلہ درمیاں ہے

تغیر الفاظ:

دیوان: کہیں تُو مرے عشق سے بد گماں ہو نہ جائے
کئی دن سے ہونٹوں پہ تیرے نہیں ہے، نہ ہاں ہے
سویرا: کہیں وہ مرے عشق سے بد گماں ہو نہ جائے
کئی دن سے ہونٹوں پہ اس کے نہیں ہے، نہ ہاں ہے
دیوان: جہانوں کے مالک زمانوں سے پردہ اٹھا دے
سویرا: زمینوں کے خالق، جہانوں کے معبود پردہ اٹھا دے
دیوان: ترے فیصلے وقت کی بارگاہوں میں دائم
سویرا: ترے فیصلے فرش اور عرش کی بارگاہوں میں دائم

----

(۲۸) غزل: کارواں سست راہبر خاموش
تعدادِ اشعار: ۱۲
جریدہ "نیا دور" کراچی، شمارہ ۱۱۔۱۲، ۵۸، ۱۹۵۷ء۔
تعدادِ اشعار: ۱۴
نیا دور میں اضافی اشعار: ۲

بول اے دردِ شامِ تنہائی
کیسے گزرے گی تا سحر خاموش
سوچ اے ناشناسِ اہلِ ہنر
کیوں ہے مے خانۂ ہنر خاموش

تغیرالفاظ:

دیوان: تو جہاں ایک بار آیا تھا

نیادور: تم جہاں ایک بار آئے تھے

----

(۲۹) غزل: چھپ جاتی ہیں آئینہ دکھا کر تری یادیں

تعدادِاشعار: ۴

جریدہ: ''نیادور'' کراچی، شمارہ ۵، ٦۔

(مطلع اور تیسرے شعر کو چھوڑ کر باقی اشعار ''نیادور'' میں بطور قطعہ بند دیے گئے ہیں)

تعدادِاشعار: ٦

نیادور میں اضافی اشعار: ۲

تیرے لیے سرمایۂ جاں میری محبت
میرے لیے لعل و زر و گوہر تری یادیں
تیرے لیے کونین کی دولت مری غزلیں
میرے لیے مہر و مہ و اختر تری یادیں

تغیرالفاظ:

دیوان: محفل سی جمادیتی ہیں اکثر تری یادیں

نیادور: اک بزم سجادیتی ہیں اکثر تری یادیں

دیوان: جب تیز ہوا چلتی ہے بستی میں سرِ شام

نیادور: جب کوئی ہوا چلتی ہے بستی میں سرِ شام

----

(۳۰) غزل: گا رہا تھا کوئی درختوں میں

تعدادِاشعار: ۱۲

جریدہ: ''سویرا'' لاہور، شمارہ نمبر ۱۹، ۲۰، ۲۱۔

تعدادِاشعار: ۱۳

سویرا میں اضافی شعر: ایک

جل اٹھے درد کے اندھیرے رنگ
رات بجلی گری درختوں میں

تغیرالفاظ:

دیوان:	مینہ جو برسا تو برگ ریزوں نے
سویرا:	مینہ برسا تو برگ ریزوں نے

---

(۳۱) غزل: کہیں اجڑی اجڑی سی منزلیں، کہیں ٹوٹے پھوٹے سے بام ودر

تعدادِ اشعار: ۵

جریدہ : ''نیا دور'' کراچی، شمارہ ۱۳، ۱۴۔

تعدادِ اشعار: ۵

تغیرالفاظ :

دیوان:	جنھیں زندگی کا شعور تھا انھیں بے زری نے بچھا دیا
نیادور:	جنھیں کچھ سلیقہ شعور تھا انھیں بے زری نے بچھا دیا
دیوان:	مری بے کسی کا نہ غم کرو مگر اپنا فائدہ سوچ لو!
نیادور:	چلو میری فکر نہ کیجیے مگر اپنا فائدہ سوچیے!

---

(۳۲) غزل: کیا زمانہ تھا کہ ہم روز ملا کرتے تھے

تعدادِ اشعار: ۵

جریدہ: ''نقش'' کراچی، شمارہ ۸، ۱۹۵۹ء۔ (بہ شکریہ ماہِ نو، کراچی)
''ماہِ نو''، کراچی، اگست ۱۹۵۹ء

تعدادِ اشعار: ۷

نقش میں اضافی اشعار: ۲

اٹھ گئی رسمِ مروّت ہی دلوں سے ورنہ
یار مے خانے میں بیٹھے ہی رہا کرتے تھے
تم جفا بھی نہیں کرتے تو جفا کرتے ہو
وہ وفا کرتے رہیں گے جو وفا کرتے تھے

تغیر الفاظ :

دیوان: کردیا آج زمانے نے اُنھیں بھی مجبور

نقش: کردیا آج کسی غم نے اُنھیں بھی مجبور

---

(۴۳)غزل: چہرہ افروز ہوئی پہلی جھڑی، ہم نفسو شُکر کرو

تعدادِ اشعار: ٦

جریدہ: ''نیا دور'' کراچی، شمارہ ۵۳، ۵۴۔

تعدادِ اشعار: ۵

دیوان میں اضافی شعر: ایک

آسماں لالہء خونیں کی نواؤں سے جگر چاک ہوا
قصرِ بے داد کی دیوار گری ہم نفسو شکر کرو

تغیر الفاظ:

دیوان: آج پھر دیر کی سوئی ہوئی ندی میں نئی لہر آئی
دیر کے بعد کوئی ناؤ چلی، ہم نفسو شکر کرو

نیا دور: آج پھر دیر کی بچھڑی ہوئی یادوں نے پکارا دل کو
دیر کے بعد کوئی بات چلی ہم نفسو شکر کرو

---

(۴۴)غزل: حُسن کہتا ہے اک نظر دیکھو

تعدادِ اشعار: ۹

جریدہ: ''نقوش'' لاہور، شمارہ: ۳۱۔۳۲، مئی جون ۱۹۵۳ء۔

تعدادِ اشعار: ۹

نقوش میں اضافی شعر: ایک

شاخ در شاخ شُعلے اڑتے ہیں
آگ کو بھی لگے ہیں پر دیکھو

دیوان میں اضافی شعر: ایک

پھول کو پھول کا نشاں جانو
چاند کو چاند سے اُدھر دیکھو

---

(۳۵)غزل: درد کم ہونے لگا آؤ کہ کچھ رات کٹے

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ: ''ہم قلم'' کراچی، اپریل ۱۹۶۱ء۔

تعدادِاشعار: ۱۱

''ہم قلم'' میں اضافی اشعار: ۳ (مطلعے کا پہلا مصرع دونوں جگہ الگ الگ ہے اور دوسرا مصرع مشترک ہے)

جی جلانا بھی عجب شغل ہے تنہائی کا
یہ الاؤ ذرا بھڑکاؤ کہ کچھ رات کٹے

نشے کی کس کو تمنا ہے مگر آج کی رات
خالی شیشوں ہی کو کھنکاؤ کہ کچھ رات کٹے

نیند نے آج تو آنے کی قسم کھائی ہے
آج تم یاد ہی آجاؤ کہ کچھ رات کٹے

تغیرالفاظ:

دیوان: درد کم ہونے لگا آؤ کہ کچھ رات کٹے
غم کی میعاد بڑھاجاؤ کہ کچھ رات کٹے

ہم قلم: چشمِ مے گوں ہی سے پلواؤ کہ کچھ رات کٹے
غم کی میعاد بڑھا جاؤ کہ کچھ رات کٹے

دیوان: اُسی بے درد کو لے آؤ کہ کچھ رات کٹے

ہم قلم: اسی بے درد سے ملواؤ کہ کچھ رات کٹے

---

(۳۶)غزل: جرمِ انکار کی سزا ہی دے

تعدادِاشعار: ۸

جریدہ: ''فنون''لاہور،اپریل ۱۹۶۸ء۔''فنون''،جدیدغزل نمبر،جنوری ۱۹۶۹ء۔

تعدادِاشعار: ۸

فنون میں اضافی شعر: ایک

تجھ کو مِلنا اگر نہیں منظور
عالمِ خواب میں صدا ہی دے

دیوان میں اضافی شعر: ایک

تونے تاروں سے شب کی مانگ بھری
مجھ کو اک اشکِ صبح گاہی دے

تغیر الفاظ:

دیوان: شوق میں ہم نہیں زیادہ طلب
فنون: عشق میں ہم نہیں زیادہ طلب
دیوان: جُرمِ انکار کی سزا ہی دے
فنون: جُرمِ امید کی سزا ہی دے

----

(۳۷)غزل: قصّے ہیں خموشی میں نہاں اور طرح کے

تعدادِاشعار: ۹

جریدہ : ''سویرا''لاہور،شمارہ:۲۷۔

تعدادِاشعار: ۹

سویرا میں اضافی شعر: ایک

اے ہم نفسو! صبر بڑی چیز ہے لیکن
ہوتے ہیں محبت میں زیاں اور طرح کے

دیوان میں اضافی شعر: ایک

پرسال تو کلیاں ہی جھڑی تھیں مگر اب کے
گلشن میں ہیں آثارِ خزاں اور طرح کے

تغیرالفاظ:

دیوان:	دل کو ہیں مرے وہم و گماں اور طرح کے
سویرا:	دل میں ہیں مرے وہم و گماں اور طرح کے
دیوان:	ہستی کا بھرم کھول دیا ایک نظر نے
سویرا:	ہستی کے بھرم کھول دیے ایک نظرنے

----

(۳۸)غزل: اب ان سے اور تقاضائے بادہ کیا کرتا

تعدادِاشعار: ۵

جریدہ: ''نیادور''لاہور،شمارہ:۵۳۔۵۴۔

تعدادِاشعار: ۵

تغیرالفاظ:

دیوان:	اب ان سے اور تقاضائے بادہ کیا کرتا
نیادور:	بہ قدرِ شوق تقاضائے بادہ کیا کرتا

----

(۳۹)غزل: دیارِ دل کی رات میں چراغ سا جلا گیا

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ : ''فنون''لاہور،''جدیدغزل نمبر''،جنوری۱۹۶۹ء۔

تعدادِاشعار: ۸

فنون میں اضافی شعر : ایک

جو اور کچھ نہیں تو کوئی تازہ درد ہی ملے
میں ایک ہی طرح کی زندگی سے تنگ آ گیا

تغیرالفاظ:

دیوان: تجھے بھی نیند آ گئی مجھے بھی صبر آ گیا
فنون: اِسے بھی نیند آ گئی مجھے بھی صبر آ گیا
دیوان: اب آئینے میں دیکھتا ہوں میں کہاں چلا گیا
فنون: اب آئینے میں ڈھونڈتا ہوں میں کہاں چلا گیا

---

(۴۰)غزل: کل جنھیں زندگی تھی راس بہت

تعدادِاشعار: ۶

جریدہ: ''نقوش''،لاہور،شمارہ ۵۸۔

تعدادِاشعار: ۹

نقوش میں اضافی اشعار:۵

زہرِ غم آ چلا ہے راس بہت
اب ہُوا جان کا ہراس بہت
غم بقدرِ طلب نہیں ملتا
پانی تھوڑا ہے اور پیاس بہت
صبح تک جانے ہم پہ کیا گزرے
دل ہے پھر شام سے اداس بہت
کون دیتا ہے دادِ زخمِ وفا
یوں تو ملتے ہیں روشناس بہت
جب کوئی دھیان سے گزرتا ہے
شور اٹھتا ہے دل کے پاس بہت

دیوان میں اضافی اشعار:۲

کل جنھیں زندگی تھی راس بہت
آج دیکھا انھیں اداس بہت

رفتگاں کا نشاں نہیں ملتا
اُگ رہی ہے زمیں پہ گھاس بہت

تغیرالفاظ:

دیوان: ہے یہاں درد کی اُگاس بہت

نقوش: ہے یہاں درد کا اگاس بہت

---

(۴۱)غزل: دل میں آؤ عجیب گھر ہے یہ

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ: ''نیادور'' کراچی،شمارہ۱۱، ۱۲۔

تعدادِاشعار: ۶

دیوان میں اضافی شعر: ایک

دن نکلنے میں کوئی دیر نہیں
ہم نہ سوجائیں اب تو ڈر ہے یہ

تغیرالفاظ:

دیوان: اب کوئی کام بھی کریں ناصرؔ
رونا دھونا تو عمر بھر ہے یہ

نیادور: آؤ اب زندگی کے کام آئیں
رونا دھونا تو عمر بھر ہے یہ

---

(۴۲)غزل: تو ہے دلوں کی روشنی، تو ہے سحر کا بانکپن

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ: ''آہنگ'' کراچی،شمارہ،۷فروری ۱۹۶۵ء۔

تعدادِاشعار: ۷

آہنگ میں اضافی شعر: ایک

نیند اڑی ہوا چلی شور اٹھا چمن چمن
پہنے عروسِ خاک نے رنگ برنگ پیرہن

دیوان میں اضافی شعر: ایک

تو ہے دلوں کی روشنی تو ہے سحر کا بانکپن
تیری گلی گلی کی خیر اے مرے دل رُبا وطن

تغیرالفاظ :

دیوان: وہ تو بس ایک موج تھی آئی اِدھر اُدھر گئی
آہنگ: وہ تو بس ایک لہر تھی آئی اِدھر اُدھر گئی
دیوان: کس سے کہوں کوئی نہیں، سو گئے شہر کے مکیں
آہنگ: سو گئے شہر کے مکیں، کس سے کہوں کوئی نہیں

---

(۴۳)غزل: یہ رنگِ خوں ہے گلوں پر نکھار اگر ہے بھی

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ : ''نیادور'' کراچی، شمارہ ۵۳، ۵۴۔

تعدادِاشعار: ۷

نیادور میں اضافی شعر: ایک

نہ کارواں سے غرض ہے نہ منزلوں کی ہوس
کوئی چراغ سرِ رہ گزار اگر ہے بھی

دیوان میں اضافی شعر: ایک

لہو کی شمعیں جلاؤ قدم بڑھائے چلو
سروں پر سایۂ شب ہائے تار اگر ہے بھی

تغیرالفاظ:

دیوان: ابھی تو گرم ہے مے خانہ جام کھنکاؤ!
نیادور: ابھی تو گرم ہے مے خانہ جام چھلکاؤ!

---

(۴۴)غزل: گُنج گُنج نغمہ زن بسنت آ گئی

تعدادِاشعار: ۵

جریدہ: ''ماہِنو'' کراچی، شمارہ: مارچ ۱۹۵۷ء۔

تعدادِاشعار: ۶

''ماہِنو'' میں اضافی شعر: ۲

کس خیال میں مگن پڑے ہو غم زدو
اب تو کیجیے سخن بسنت آ گئی
تم بھی کپڑے بدلو گھر سے نکلو دلبرو
اوڑھ کر نئے برن بسنت آ گئی

دیوان میں اضافی شعر: ایک

سبز کھیتیوں پہ پھر نکھار آ گیا
لے کے زرد پیرہن بسنت آ گئی

---

(۴۵)غزل: کہاں گئے وہ سخن ور جو میرِ محفل تھے

تعدادِاشعار: ۶

جریدہ: ''نقوش'' لاہور، شمارہ: ۱۰۲، مئی ۱۹۶۵ء۔

تعدادِاشعار: ۵

نقوش میں اضافی شعر: ایک

شناوروں کو ترے ڈوبنا ہی تھا منظور
قدم قدم پہ وگرنہ ہزار ساحل تھے

دیوان میں اضافی شعر: ۲

گزر گئے ہیں جو خوش بوئے رائیگاں کی طرح
وہ چند روز مری زندگی کا حاصل تھے
پڑے ہیں سایۂ گل میں جو سرخ رو ہو کر
وہ جاں نثار ہی اے شمع تیرے قاتل تھے

تغیرالفاظ :

دیوان: اب ان سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ناصرؔ
وہ ہم نوا جو مرے رتجگوں میں شامل تھے

نقوش: اب اُن سے آنکھ ملانے کو جی ترستا ہے
کبھی جو لوگ مرے رت جگوں میں شامل تھے

----

(۴۶) غزل: شوق کیا کیا دکھائے جاتا ہے

تعدادِاشعار: ۷

جریدہ: ''نیادور'' کراچی، شمارہ ۱۱، ۱۲۔

نیادور میں اضافی شعر: ایک

چھپتی جاتی ہیں یاد کی گلیاں
دشتِ غم خاک اڑائے جاتا ہے

تغیرالفاظ:

دیوان: شوق کیا کیا دکھائے جاتا ہے
دل تجھے بھی بھلائے جاتا ہے

نیادور: عشق کیا کیا دکھائے جاتا ہے
دل اسے بھی بھلائے جاتا ہے

دیوان: رنگ پیلا ہے تیرا کیوں ناصرؔ

نیادور: چہرہ اُترا ہے تیرا کیوں ناصرؔ

----

(۴۷) غزل: بنے بنائے ہوئے راستوں پہ جانکلے

تعدادِاشعار: ۵

جریدہ: ''ہم قلم'' کراچی، جون ۱۹۶۱ء

تعدادِاشعار: ۶

ہم قلم میں اضافی شعر: ایک

کِھلا نہ غنچۂ دل ہی تو پھر بلا سے مری
ہزار غنچے کھلاتی ہوئی صبا نکلے

تغیرِ الفاظ:

دیوان: یہ ہم سفر مرے کتنے گریز پا نکلے
ہم قلم: وہ ہم سفر مرے کتنے گریز پا نکلے

---

(۴۸) غزل: رقم کریں گے ترا نام انتسابوں میں

تعدادِ اشعار: ۹

جریدہ: ''نیادور'' کراچی، شمارہ: ۷، ۸۔

تعدادِ اشعار: ۱۳

نیادور میں اضافی اشعار:

نجوم و مہر و مہ و برق ہوں کہ لالہ و گُل
تُو ایک ہی نظر آتا ہے سو حجابوں میں
نہ آپ آئی نہ کوئی خبر عطر ہی (؟) بھیجی
بہار خاک اڑاتی ہے کن خرابوں میں
تڑپ کے جاگ اٹھا خامشی کا ہر شعبہ
چُھپی ہوئی تھی یہ کس کی صدا ربابوں میں
یہ زمزمے نہ سنے تھے کسی مغنّی سے
یہ کیفیت نہ ملی تھی کبھی شرابوں میں

[غالباً ''عطر ہی'' کی جگہ ''اُدھر'' ہونا چاہیے]

---

(۴۹) غزل: گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وہ

تعدادِ اشعار: ۱۲

۱۔ جریدہ: ''آہنگ'' کراچی، ۱۶، اپریل ۱۹۶۴ء

تعدادِ اشعار: ۱۳

آہنگ میں اضافی شعر : ایک

ہوس کی امید پر نہ ٹھہرا کسی بھی امید کا گھروندا
چلی ذرا سی ہوا مخالف غبار بن کر بکھر گیا وہ

تغیر الفاظ:

دیوان: کچھ اب سنبھلنے لگی ہے جاں بھی بدل چلا دورِ آسماں بھی
آہنگ: کچھ اب سنبھلنے لگی ہے جاں بھی بدل چلا رنگِ آسماں بھی

---

(۵۰)غزل: زباں سخن کو سخن بانکپن کو ترسے گا

تعدادِ اشعار: ۶

جریدہ: ''نیا دور''، شمارہ ۱۱، ۱۲۔

تعدادِ اشعار: ۷

نیا دور میں اضافی شعر: ایک

مری نظر میں ہے تہذیبِ حال کا انجام
مجھے خبر ہے یہ مردہ کفن کو ترسے گا

کتابیات

۱۔ احمد مشتاق: ''ہجر کی رات کا ستارہ'' لاہور، نیا ادارہ، ۱۹۸۳ء

۲۔ حسن عباس رضوی، سید، ڈاکٹر: ''ناصر کاظمی: شخصیت اور فن'' (غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی)

۳۔ ناصر کاظمی: ''کلیاتِ ناصر''، لاہور، فضل حق اینڈ سنز، ستمبر ۱۹۹۲ء۔

رسائل:

۱۔ ''آہنگ''، کراچی: ۱۶، اپریل ۱۹۶۴ء۔ ۷، فروری ۱۹۶۵ء۔ ۷، مئی ۱۹۶۵ء۔

۲۔ ''ادبِ لطیف''، لاہور: سال نامہ ۱۹۵۳ء، سال نامہ ۱۹۵۵ء۔

۳۔ ''اوراق''، لاہور: شمارہ (۳)، ۱۹۶۶ء، شمارۂ خاص (۴)، ۱۹۶۶ء۔

۴۔ ''جائزہ''، کراچی: اگست ۱۹۵۹ء۔ سال نامہ ۱۹۶۰ء۔

۵۔ ''سیپ''، کراچی: شمارہ (۲)۔

۶۔ ''سویرا'' لاہور، شمارہ (۱۳۔۱۴)، (۱۵۔۱۶)، (۱۷۔۱۸)، (۱۹۔۲۰۔۲۱)، (۲۷)، (۳۱)۔

۷۔ ''صحیفہ'' لاہور: شمارہ، (۱۶)، جولائی ۱۹۶۱ء۔

۸۔ ''فنون''، لاہور: اپریل ۱۹۶۳ء، اکتوبر ۱۹۶۳ء، فروری، مارچ ۱۹۶۶ء، جولائی، اگست ۱۹۶۶ء، اپریل ۱۹۶۸ء، جنوری ۱۹۶۹ء، فروری ۱۹۷۰ء۔

۹۔ ''لیل و نہار''، لاہور: ۱۶، اگست ۱۹۵۹ء، ۱۸، فروری ۱۹۶۲ء۔

۱۰۔ ''ماہِ نو''، کراچی: دسمبر ۱۹۵۳ء، نومبر ۱۹۵۵ء۔

۱۱۔ ''نقش''، کراچی: شمارہ (۱)، ۱۹۵۹ء، شمارہ (۸)، ۱۹۵۹ء۔

۱۲۔ ''نقوش''، لاہور: شمارہ (۲۹۔۳۰)، فروری مارچ ۱۹۵۳ء، شمارہ (۳۱۔۳۲)، مئی جون ۱۹۵۳ء
شمارہ (۳۳۔۳۴)، اگست ستمبر ۱۹۵۳ء، شمارہ (۵۱۔۵۲)، جولائی ۱۹۵۵ء
شمارہ (۵۵۔۵۶)، مارچ ۱۹۵۶ء، شمارہ (۱۰۲)، مئی ۱۹۶۵ء۔

۱۳۔ ''نئی قدریں''، حیدرآباد (پاک): شمارہ (۲)، ۱۹۷۲ء۔

۱۴۔ ''نیا دور''، کراچی: شمارہ (۳۔۴)، (۵۔۶)، (۷۔۸)، (۱۱۔۱۲)، (۱۳۔۱۴)، (۵۳۔۵۴)

۱۵۔ ''ہم قلم''، کراچی: اپریل ۱۹۶۱ء، جون ۱۹۶۱ء، نومبر ۱۹۶۱ء۔

گوشۂ جامعات